أقوال العلماء المعتبرين فی تحکیم القوانین

تحکیمِ قوانین سے متعلق معتبر علماء سلف صالحین کے اقوال

ترجمہ و ترتیب

طارق علی بروہی

نام کتاب : تحکیمِ قوانین کے متعلق معتبر علماء سلف صالحین کے اقوال

ترجمہ وترتیب : طارق علی بروہی

صفحات : ٣٨

ناشر : اصلی اہل سنت ڈاٹ کام

فہرست مضامین

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ وبعد:

آیت تحکیم ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (المائدة: ۴۴) (اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق حکم نہیں کرتے پس ایسے ہی لوگ کافر ہیں) کی صحیح تأویل و تفسیر سے متعلق سلف صالحین، آئمہ عظام، مفسرین و علماء کرام کے بعض اقوال مندرجہ ذیل ہے۔

حبر الأمه اور ترجمان القرآن جلیل القدر صحابي عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما)

➤ روى على بن أبي طلحة عن ابن عباس في تفسير قوله تعالى: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (المائدة: ٤٤) قال: ''من جحد ما أنزل الله، فقد كفر، ومن أقرّبه، لم يحكم به فهو ظالم فاسق.''

أخرجه الطبري في «جامع البيان» (٦/١٦٦) بإسناد حسن. «سلسلة الأحاديث الصحيحة» للإلباني (٦/١١٤).

علی بن ابي طلحہ (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالی کے فرمان ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ کی تفسیر سے متعلق عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: "جو اللہ تعالی کے نازل کئے ہوئے سے جحود (انکار) کرتا ہے وہ کافر ہے، اور جو اس کا اقرار تو کرتا ہے لیکن اس کے مطابق حکم نہیں کرتا تو ایسا شخص ظالم ہے، فاسق ہے۔"

➤ وقال طاووس (رحمه الله) عن ابن عباس – أيضاً – في قوله: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾؛ قال: ''ليس بالكفر الذى يذهبون إليه.''

أخرجه المروزي في «تعظيم قدر الصلاة» (٢/٥٢٢/٥٧٤) بإسناد صحيح. «سلسلة الأحاديث الصحيحة» للإلباني (٦/١١٤).

اسی آیت کی تفسیر میں طاوس (رحمۃ اللہ علیہ) بھی عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں آپ (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: "یہ وہ (ملت اسلامیہ سے خارج کرنے والا) کفر نہیں جس کی طرف وہ (خوارج) گئے ہیں۔"

➤ وفي لفظ: ''كفر لا ينقل عن الملة.'' وفي لفظ آخر: ''كفر دون كفر، وظلم دون ظلم، وفسق دون فسق.''

أخرجه المروزي في «تعظيم قدر الصلاة» (٥٧٥/٥٢٢/٢) «سلسلة الأحاديث الصحيحة» للإلباني (١١٤/٦).

ایک اور روایت میں الفاظ کچھ اسطرح آئے ہیں کہ: "یہ ایسا کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔" ایک اور الفاظ اس طرح ہیں: "ان آیات سے مراد کفر دون کفر (مرتد کرنے والے کفر سے کمتر کفر)، ظلم دون ظلم (مرتد کرنے والے ظلم سے کمتر ظلم) اور فسق دون فسق (مرتد کرنے والے ظلم سے کمتر ظلم) ہے۔"

➤ ولفظ ثالث: ''هوبه كفره، وليس كمن كفر بالله، وملائكته، وكتبه ورسله.''

أخرجه المروزي في «تعظيم قدر الصلاة» (٥٧٠/٥٢١/٢) وإسناده صحيح.

اور تیسری روایت میں ہے کہ: "یعنی اس شخص کے ساتھ کفر ہے (اس کا وہ عمل کافروں والا عمل ہے)، نا کہ وہ اللہ، فرشتوں، کتابوں اور رسولوں سے کفر کرنے والا ہے۔"

العلماء الأعلام الذين صرحوا بصحة تفسير ابن عباس واحتجوا به

وہ آئمہ کرام جنہوں نے اس تفسیرِ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کی صحت کی صراحت کی ہے اور اس سے مختلف مسائل میں حجت بھی پکڑی ہے

الحاكم في المستدرك (٣٩٣/٢)، ووافقه **الذهبي**، الحافظ **ابن كثير** في تفسيره (٦٤/٢) قال: صحيح على شرط الشيخين، الإمام القدوة محمد بن نصر **المروزي** في تعظيم قدر الصلاة (٥٢٠/٢)، الإمام أبو المظفر **السمعاني** في تفسيره (٤٢/٢)، الإمام **البغوي** في معالم التنزيل (٦١/٣)، الإمام أبو بكر **إبن العربي** في أحكام القرآن (٦٢٤/٢)، الإمام **القرطبي** في الجامع لأحكام القرآن (١٩٠/٦)، الإمام **البقاعي** في نظم الدرر (٤٦٠/٢)، الإمام **الواحدي** في الوسيط (١٩١/٢)، العلامة **صديق حسن خان** في نيل المرام (٤٧٢/٢)، العلامة **محمد الأمين الشنقيطي** في أضواء البيان (١٠١/٢)، العلامة **أبو عبيد القاسم بن سلام** في الإيمان (ص ٤٥)، العلامة **أبو حيان** في البحر لمحيط (٤٩٢/٣)، الإمام **ابن بطة** في الإبانة (٧٢٣/٢)، الإمام **ابن عبد البر** في التمهيد (٢٣٧/٤)، العلامة **الخازن** في تفسيره (٣١٠/١)، العلامة **السعدي** في تفسيره (٢٩٦/٢)، **شيخ الإسلام ابن تيمية** في مجموع الفتاوى (٣١٢/٧)، العلامة **ابن القيم الجوزية** في مدارج السالكين (٣٣٥/١)، محدث العصر العلامة **الألباني** في "الصحيحة" (١٠٩/٦).

➤ قال فقيه الزمان العلامة **ابن عثيمين** في "التحذير من فتنة التكفير" (ص ٦٨):

لكن لما كان هذا الأثر لا يرضى هؤلاء المفتونين بالتكفير؛ صاروا يقولون: هذا الأثر غير مقبول! ولا يصح عن ابن عباس! فيقال لهم: كيف لا يصحّ؛ وقد تلقاه من هو أكبر منكم، وأفضل، وأعلم بالحديث؟! وتقولون: لا نقبل ... فيكفينا أن علماء جهابذة؛ كشيخ الإسلام ابن تيمية، وابن القيم — وغيرهما — كلهم تلقوه بالقبول ويتكلمون به، وينقلونه؛ فالأثر صحيح.

فقیہ الزمان علامہ ابن عثیمین (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

"لیکن جیسا کہ تکفیر کے فتنے میں مبتلا لوگوں کی مرضی کے خلاف یہ بات جارہی تھی تو اب یہ کہنے لگے کہ یہ اثر غیر مقبول ہے اور ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے صحیح طور پر ثابت نہیں[1]۔ تو ہم انہیں جواب دیں گے: یہ کیسے صحیح

---

[1] جیسا کہ آجکل کراچی میں بعض تکفیریوں نے توحید حاکمیت، طاغوت، تحکیم شریعت وغیرہ پر رسالے نشر کرنا شروع کئے ہیں اور اس میں اس اثر کو غیر صحیح قرار دینے کی مذموم سعی کی ہے۔ جو ان کی ویب سائٹ مواحدین ڈاٹ ٹی کے پر موجود ہیں۔ جہاں ہر مشہور ومعروف تکفیریوں کی کتابیں موجود ہیں جیسے ابو بصیر، عبداللہ عزام، سفر الحوالی اور اسامہ بن لادن وغیرہ۔ اس کے علاوہ ایقاظ نامی رسالے کی ویب سائٹ بھی اسی قسم کی باتیں نشر کرتی ہے۔ اللہ تعالی انہیں ہدایت دے اور ان کے فتنوں سے امت کے نوجوانوں کو محفوظ رکھے۔ (اس اثر کی صحت پر مکمل تحقیقی کتابیں "قرة عيون المؤحدين بتصحيح القول ابن عباس ومن لم ... " شیخ سلیم الهلالی اور شیخ علی حسن الحلبی کی کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔) [مترجم]

ثابت نہیں جبکہ ان علماء نے جو تم سے بڑے، افضل اور حدیث کا زیادہ علم رکھنے والے تھے نے اسے شرف قبولیت دیا ہے، اور تم کہتے ہو کہ ہم قبول نہیں کریں گے !!

ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ چوٹی کے علماء جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن قیم وغیرہ نے بھی اسے تلقی بالقبول کیا ہے اور اس پر گفتگو بھی کرتے ہیں اور اسے نقل بھی کرتے ہیں، چناچہ ثابت یہ ہوا کہ اثر صحیح ہے۔"

[١]- إمام أهل السنة والجماعة الإمام أحمد بن حنبل (المتوفى سنة: ٢٤١هـ)

➤ قال إسماعيل بن سعد في "سؤالات ابن هاني" (١٩٢/٢): ''سألت أحمد: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُوْلَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾، قلت: فما هذا الكفر؟

قال: ''كفر لا يخرج من الملة.''

اسماعیل بن سعد فرماتے ہیں کہ جب میں نے امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) سے اس آیت تحکیم میں وارد لفظ "کفر" کی بابت سوال کیا کہ اس سے مراد کون سا کفر ہے؟ تو آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: "اس سے مراد ایسا کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے انسان کو خارج نہیں کرتا۔"

➤ ولما سأله أبو داود السجستاني في سؤالاته (ص ١١٤) عن هذه الآية؛ أجابه بقول طاووس وعطاء المتقدمين.

اور جب أبو داود السجستانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے سوالات میں اسی آیت سے متعلق دریافت کیا تو امام احمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے طاووس اور عطاء (رحمہما اللہ) سے مروی وہی سابقہ قول بیان کیا۔

➤ وذكر شيخ الإسلام بن تيمية في "مجموع الفتاوى" (٢٥٤/٧)، وتلميذه ابن القيم في "حكم تارك الصلاة" (ص ٥٩-٦٠): أن الإمام أحمد –رحمه الله- سئل عن الكفر المذكور في آية الحكم؛ فقال: ''كفر لا ينقل عن الملة؛ مثل الإيمان بعضه دون بعض، فكذلك الكفر، حتى يجيء من ذلك أمر لا يختلف فيه.''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) اور ان کے شاگرد رشید امام ابن القیم (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی مذکورہ بالا کتابوں میں امام احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق بیان کیا کہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) سے جب آیت تحکیم میں وارد لفظ "کفر" کی بابت سوال کیا گیا تو آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے یہی جواب دیا کہ:

"ایسا کفر جو ملت اسلامیہ سے انسان کو خارج نہیں کرتا جیسے ایمان (کے شعبے) بعض بعض سے کمتر ہوتے ہیں، اسی طرح کفر ہے (کہ اس کے بھی بعض شعبے بعض سے کمتر ہوتے ہیں) یہاں تک کہ وہ شخص اس طور پر اس کا مرتکب ہو کہ جس کے کفر ہونے میں کوئی اختلاف ہی نہ ہو۔"

[۲]- الإمام محمد بن نصر المروزي (المتوفی سنة: ۲۹۴ھ)

➤ قال في "تعظيم قدر الصلاة" (۲/۵۲۰): ولنا في هذا قدوة بمن روى عنهم من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والتابعين؛ إذ جعلوا للكفر فروعاً دون أصله لا تنقل صاحبه عن ملة الإسلام، كما ثبتوا للإيمان من جهة العمل فرعاً للأصل، لا ينقل تركه عن ملة الإسلامة، من ذلك قول ابن عباس في قوله: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾.

امام محمد بن نصر المروزی (رحمۃ اللہ علیہ) کتاب "تعظیم قدر الصلاۃ" میں فرماتے ہیں: "ہمارے لئے اس سلسلے میں مشعل راہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اور تابعین (رحمہم اللہ) کی مرویات ہیں کہ کس طرح انہوں نے کفر کی فروع بنائیں جو اس کی اصل کے علاوہ ہیں جن فروعات کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا، اسے انہوں نے بالکل اسی طرح ثابت کیا ہے جسطرح وہ ایمان کو باعتبار عمل اس کے اصل کی فروع ثابت کرتے ہیں کہ جس کا ترک کرنے والا ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا۔ انہی میں سے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کا اللہ تعالی کے فرمان ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ کی تفسیر سے متعلق قول ہے۔"

➤ وقال (۲/۵۲۳) معقباً على أثر عطاء: - ‘‘كفر دون كفر، وظلم دون ظلم وفسق دون فسق’’ - : ‘‘وقد صدق عطاء؛ قد يسمى الكافر ظالماً، ويسمى العاصي من المسلمين ظالماً، فظلم ينقل عن ملة الإسلام وظلم لا ينقل.’’

اسی طرح آپ (رحمۃ اللہ علیہ) عطاء (رحمۃ اللہ علیہ) سے منقول اثر "کفر دون کفر، و ظلم دون ظلم و فسق دون فسق" پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جناب عطاء (رحمۃ اللہ علیہ) نے سچ فرمایا کہ کافر کو کبھی ظالم بھی کہا جاتا ہے جسطرح ایک گنہگار مسلمان کو بھی ظالم کہا جاتا ہے لیکن ان میں سے ایک ظلم ایسا ہے جو انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور دوسرا اسے ملت سے خارج نہیں کرتا۔"

[۳]- شیخ المفسرین الإمام ابن جریر الطبری (المتوفی سنة: ۳۱۰ھ)

➤ قال في "جامع البيان" (١٦٦/٦): وأولى هذه الأقوال عندي بالصواب: قول من قال: نزلت هذه الآيات في كفّار أهل الكتاب، لأن ما قبلها وما بعدها من الآيات ففيهم نزلت، وهم المعنيون بها، وهذه الآيات سياق الخبر عنهم، فكونها خبراً عنهم أولى.

فإن قال قائل: فإن الله تعالى قد عمّ بالخبر بذلك عن جميع من لم يحكم بما أنزل الله، فكيف جعلته خاصاً؟!

قيل: ''**إن الله تعالى عمّ بالخبر بذلك عن قوم كانوا بحكم الله الذي حكم به في كتابه جاحدين، فأخبر عنهم أنهم بتركهم الحكم على سبيل ما تركوه كافرون، وكذلك القول في كلّ من لم يحكم بما أنزل الله جاحداً به، هو بالله كافر؛ كما قال ابن عباس.**''

شیخ المفسرین **امام ابن جریر الطبری** (رحمۃ اللہ علیہ) جامع البیان میں فرماتے ہیں: "آیت تحکیم کی تفسیر میں مروی اقوال میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ معتبر ان کا قول ہے جو کہتے ہیں کہ یہ آیت اہل کتاب کے کفار کے متعلق ہے کیونکہ ان آیات کا سیاق و سباق انہی کے متعلق نازل ہوا، اسی لئے یہی لوگ اس سے مراد ہیں، کیونکہ یہ ان سے متعلق سیاق خبر میں بیان ہوئیں، پس ان کا سیاق خبر میں ہونا بھی (اس بات کی دلیل ہے کہ یہ) انہیں سے متعلق ہے۔

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ: اللہ تعالی نے اس خبر کو عام رکھا ہے جو ہر اس شخص پر منطبق ہوتی ہے جو اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، تو آپ نے کس طرح اسے خاص کر دیا؟

تو انہیں یہ جواب دیا جائے گا: بیشک اللہ تعالی نے اس خبر کو عام تو رکھا ہے (لیکن) ہر اس قوم کے ساتھ (عام رکھا ہے) جو کتاب اللہ میں نازل شدہ حکم الہی کے انکاری تھے، پس اللہ تعالی نے ان سے متعلق یہ خبر دی کہ ان کا حکم الہی کو ترک کرنے کا جو طرز عمل تھا وہ حکم الہی کو ترک کرنے کے اس (خاص) طرز عمل کی وجہ سے کافر تھے۔ اور یہی حکم ہر اس شخص کا ہے جو اس طرز عمل یعنی جحود (انکار) کرتے ہوئے حکم الہی کے مطابق فیصلہ نہ کرے، کہ ایسا شخص اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے، جیسا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا۔"

[۴]- الإمام أبوبكر محمد بن الحسين الآجري (المتوفى سنة: ۳۶۰ھ)

➤ قال في "كتاب الشريعة" (ص: ۱۷) ''ومما يتبع الحرورية من المتشابه قول الله عزوجل: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾. ويقرؤون معها: ﴿ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِم يَعْدِلُونَ ﴾ فإذا رأوا الإمام يحكم بغير الحق قالوا: قد كفر. ومن كفر عدل بربه، فقد أشرك، فهؤلاء الأئمة مشركون، فيخرجون فيفعلون ما رأيت، لأنهم يتأولون هذه الآية.''

امام آجری (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی مایہ ناز تصنیف "کتاب الشریعہ" میں خوارج کے مذہب کی خرابی اور ان کے قتل کرنے کے ثواب کے بعد سنن اور آثار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"(خوارج محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کی پیروی کرتے ہیں) منجملہ ان متشابہ نصوص میں سے جن کی اتباع یہ حروریہ (خوارج) کرتے ہیں اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ اور اس کے ساتھ ہی یہ آیت ملا کر پڑھتے ہیں ﴿ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِم يَعْدِلُونَ ﴾ (پھر بھی کافر لوگ اپنے رب کے برابر والے قرار دیتے ہیں) پس وہ جب کسی امام یا حاکم کو ناحق فیصلہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہتے ہیں کہ یقیناً اس نے کفر کیا، اور جس نے کفر کیا اور اپنے رب کے برابر والے مقرر کئے تو تحقیق اس

نے شرک کیا۔ لہذا یہ حکام مشرکین ہیں اور وہ ان کے خلاف خروج کرتے ہیں اور وہ کچھ (خونریزی وفساد) کرتے ہیں جو آپ دیکھ چکے ہیں۔ کیونکہ وہ ان آیات کی (غلط) تأویل کرتے ہیں[۱]۔"

[۵]- الإمام ابن بطة العكبري (المتوفى سنة: ۳۸۷ھ)

➤ ذكر في "الإبانة" (۷۲۳/۲): ''باب ذكر الذنوب التي تصير بصاحبها إلى كفر غير خارج به من الملّة''، وذكر ضمن هذا الباب: ''الحكم بغير ما أنزل الله، وأورد آثار الصحابة والتابعين على أنه كفر أصغر غير ناقل من الملة.''

امام ابن بطہ العکبری (رحمۃ اللہ علیہ) کتاب "الإبانۃ" میں یہ باب قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "باب ان گناہوں کے بیان میں جو اپنے مرتکب کو اس کفر کی جانب لے جاتے ہیں جو انہیں ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا" پھر اس باب کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ: "(ان گناہوں میں سے) الحکم بغیر ماانزل اللہ بھی ہے، اس پر صحابہ وتابعین کے آثار موجود ہیں کہ یہ کفر اصغر ہے جو انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔"

[۶]- الإمام ابن عبد البر (المتوفى سنة: ۴۶۳ھ)

➤ قال في "التمهيد" (۷٤/۵): ''وأجمع العلماء على أن الجور في الحكم من الكبائر لمن تعمد ذلك عالما به، رويت في ذلك آثار شديدة عن السلف، وقال الله عزوجل: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾، ﴿ الظَّالِمُونَ ﴾، ﴿ الْفَاسِقُونَ ﴾ نزلت في أهل الكتاب، قال حذيفة وابن عباس: وهي عامة فينا؛ قالوا ليس بكفر ينقل عن الملة إذا فعل ذلك رجل من أهل هذه الأمة حتى يكفر بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر روى هذا المعنى عن جماعة من العلماء بتأويل القرآن منهم ابن عباس وطاووس وعطاء.''

---

[۱] بالکل ہوبہو یہی حرکت ڈاکٹر اسرار نے اپنے مجلۃ میں کی۔ آیت ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ کے ساتھ فوراً آیت ﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ (لقمان: ۱۳) بیان کرکے یہی تأثر دینا ہی نہیں چاہا بلکہ برملا اظہار بھی کیا۔ سچ فرمایا اللہ تعالی نے ﴿ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾ (البقرة: ۱۱۸).

امام ابن عبدالبر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب "التمھید" میں فرماتے ہیں: "اس بات پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ فیصلہ کرنے کے سلسلے میں علم رکھتے ہوئے جان بوجھ کر ظلم وجور سے کام لینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اس بارے میں سلف سے زبردست قسم کے اقوال مروی ہیں، اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾، ﴿الظَّالِمُونَ﴾، ﴿الْفَاسِقُونَ﴾ جناب حذیفہ اور ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ یہ آیات: اہل کتاب سے متعلق نازل ہوئیں اور ہم میں یہ عام ہیں، کہا کہ یہ ایسا کفر ہے جس کا امت اسلام میں سے مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت کا کفر کرے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ معنی علماء کرام کی ایک پوری جماعت سے مروی ہے جن میں سے ابن عباس، طاووس اور عطاء بھی ہیں۔"

[۷]- الإمام السمعاني (المتوفى سنة: ۵۱۰ھ)

➤ قال في تفسيره للآية (۲/۴۲): "واعلم أن الخوارج يستدلون بهذه الآية، ويقولون: من لم يحكم بما أنزل الله؛ فهو كافر، وأهل السنة قالوا: لا يكفر بترك الحكم."

امام سمعانی (رحمۃ اللہ علیہ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "جان لیں کے خوارج اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالی کی نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ کافر ہے، جبکہ اہل سنت کا یہ کہنا ہے کہ محض حکم کے ترک کرنے سے وہ کافر نہیں ہو گا یا اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔"

[۸]- الإمام ابن الجوزي (المتوفى سنة: ۵۹۸ھ)

➤ قال في "زاد المسير" (۲/۳۶۶): وفصل الخطاب: "أن من لم يحكم بما أنزل الله جاحداً له، وهو يعلم أن الله أنزله؛ كما فعلت اليهود؛ فهو كافر، ومن لم يحكم به ميلاً إلى الهوى من غير جحود؛ فهو ظالم فاسق، وقد روى علي بن أبي طلحة عن ابن عباس؛ أنه قال: من جحد ما أنزل الله؛ فقد كفر، ومن أقرّ به؛ ولم يحكم به؛ فهو ظالم فاسق."

امام ابن الجوزی (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی تفسیر "زاد المسیر" میں فرماتے ہیں کہ فیصلہ کن بات یہ ہے کہ: "جو اللہ تعالی کے نازل کئے ہوئے کے مطابق انکار کرتے ہوئے فیصلہ نہیں کرتا اور وہ یہ جانتا بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اسے نازل فرمایا ہے جیسا کہ یہود نے کیا تھا تو ایسا شخص کافر ہے، اور جو اللہ تعالی کی شریعت کے مطابق فیصلہ اپنی خواہش نفس کے میلان کے باعث نہیں کرتا مگر وہ اس کا انکاری نہیں تو وہ ظالم وفاسق ہے۔ چناچہ علی بن ابی طلحہ عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: "جو اللہ تعالی کے نازل کئے ہوئے سے جحود (انکار) کرتا ہے وہ کافر ہے، اور جو اس کا اقرار تو کرتا ہے لیکن اس کے مطابق حکم نہیں کرتا تو ایسا شخص ظالم ہے، فاسق ہے"

[۹]- الإمام ابن العربي المالكي (المتوفى سنة: ۵۴۳ھ)

➤ قال رحمه الله في "أحكام القرآن" (٦٢٤/٢): ''وهذا يختلف: إن حكم بما عنده على أنه من عند الله، فهو تبديل له يوجب الكفر، وإن حكم به هوى ومعصية فهو ذنب تدركه المغفرة على أصل أهل السنة في الغفران للمذنبين.''

امام ابن العربی مالکی (رحمۃ اللہ علیہ) "أحکام القرآن" میں فرماتے ہیں: "اس کی مختلف حالتیں ہیں: اگر وہ اپنے پاس سے حکم کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، تو یہ (اللہ کے احکام کو) تبدیل کرنا ہے جو کفر کو مستلزم ہے، اور اگر وہ غیر شرعی حکم ہوائے نفس کی پیروی کرتے ہوئے بطور معصیت کرتا ہے تو یہ ایک گناہ شمار ہوگا جو اہل سنت کے معروف اصول (گنہگاروں کے لئے مغفرت ہے) کے تحت قابل معافی ہے۔"

[۱۰]- الإمام القرطبي (المتوفى سنة: ۶۷۱ھ)

➤ وقال في "المفهم" (١١٧/٥): ''وقوله ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ يحتج بظاهره من يكفر بالذنوب، وهم الخوارج!، ولا حجة لهم فيه؛ لأن هذه الآيات نزلت في اليهود المحرفين كلام الله تعالى، كما جاء في الحديث، وهم كفار، فيشاركهم في حكمها من يشاركهم في سبب النزول.

وبيان هذا: أن المسلم إذا علم حكم الله تعالى في قضية قطعاً ثم لم يحكم به، فإن كان عن جحد كان كافراً، لا يختلف في هذا، وإن كان لا عن جحد كان عاصياً مرتكب كبيرة، لأنه مصدق بأصل ذلك الحكم، وعالم بوجوب تنفيذه عليه، لكنه عصى بترك العمل به، وهذا في كل ما يُعلم من ضرورة الشرع حكمه؛ كالصلاة وغيرها من القواعد المعلومة، وهذا مذهب أهل السنة.''

امام قرطبی (رحمۃ اللہ علیہ) "المفہم" میں فرماتے ہیں: "اللہ تعالی کے فرمان ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ کے ظاہر سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں جو بسبب گناہ لوگوں کی تکفیر کے قائل ہیں یعنی خوارج، جبکہ اس میں ان کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے، کیونکہ یہ آیات تو ان یہودیوں سے متعلق نازل ہوئیں جو کلام اللہ میں تحریف کے مرتکب ہوئے تھے جیسا کہ حدیث میں یہ بیان ہوا اس لئے وہ کافر ٹھہرے۔ چناچہ وہ شخص بھی کافر ہونے کے حکم میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا جو اس سبب نزول میں ان کی موافقت کریگا۔

اس کی تفصیل کچھ اسطرح ہے: اگر وہ کسی معاملہ میں قطعی طور پر حکم الہی کا علم رکھتا ہے اس کے باوجود وہ اس کے مطابق حکم نہیں کرتا اب (دیکھا جائے گا کہ وہ) اگر اس کا انکار کرتے ہوئے حکم نہیں کر رہا تو اس صورت میں وہ بلا اختلاف کافر ہے، لیکن اگر وہ ایسا انکار کرتے ہوئے نہیں کر رہا تو اس صورت میں وہ گنہگار ہے جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، کیونکہ وہ اس حکم کی اصل کا اقراری ہے اور اپنے آپ پر اس کے نافذ ہونے کا بھی علم رکھتا ہے، لیکن وہ اس پر عمل نہ کرکے معصیت کا مرتکب ہوا ہے، اور یہ ہر معلوم بالضرورۃ (بدیہی) شرعی حکم کے بارے میں ہے مثلاً نماز وغیرہ جیسے معلوم قواعد، اور یہ ہی اہل سنت کا مذہب ہے۔"

[۱۱]- شيخ الإسلام ابن تيمية (المتوفى سنة: ۷۲۸ھ)

➤ قال في "مجموع الفتاوى" (۲٦۷/۳): ''والإنسان متى حلّل الحرام المجمع عليه أو حرم الحلال المجمع عليه أو بدل الشرع المجمع عليه كان كافراً مرتداً باتفاق الفقهاء، وفي مثل هذا نزل قوله على أحد

القولين: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (المائدة: ٤٤)؛ أي: المستحل للحكم بغير ما أنزل الله.''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے "مجموع الفتاوی" میں فرماتے ہیں: "انسان جب اس چیز کو حلال ٹھہراتا ہے جس کی حرمت پر اجماع ہے یا اس چیز کو حرام ٹھہراتا ہے جس کی حلت پر اجماع ہے یا اس شریعت کو تبدیل کرتا ہے جس پر اجماع ہے تو فقہا کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا شخص کافر اور مرتد ہے، اور دو اقوال میں سے ایک قول کے مطابق آیت ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ اسی مناسبت سے نازل ہوئی یعنی جو اللہ تعالی کی نازل کی ہوئی شریعت کے سوا حکم کو حلال جانے۔"

➤ وقال في منهاج السنة (١٣٠/٥): ''قال تعالى: ﴿ فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا ﴾ (النساء: ٦٥)؛ فمن لم يلتزم تحكيم الله ورسوله فيما شجر بينهم؛ فقد أقسم الله بنفسه أنه لا يؤمن، وأما من كان ملتزماً لحكم الله ورسوله باطناً وظاهراً، لكن عصى واتبع هواه؛ فهذا بمنزلة أمثاله من العصاة. وهذه الآية مما يحتج بها الخوارج على تكفير ولاة الأمر الذين لا يحكمون بما أنزل الله، ثم يزعمون أن اعتقادهم هو حكم الله. وقد تكلم الناس بما يطول ذكره هنا، وما ذكرته يدل عليه سياق الآية.''

اسی طرح آپ (رحمۃ اللہ علیہ) "منہاج السنہ" میں فرماتے ہیں: "اللہ تعالی کا فرمان ہے (تیرے رب کی قسم یہ لوگ ہر گز مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ اپنے تمام تنازعات میں آپ (ﷺ) کو حکم نہ بنالیں، پھر جو فیصلہ آپ (ﷺ) ان میں فرمادیں اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اسے مکمل طور پر تسلیم کر لیں)، پس جو اپنے تنازعات میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم کا التزام نہیں کرتا اللہ تعالی نے ایسے شخص کے بارے میں اپنی ذات کی قسم اٹھا کر کہا کہ وہ مومن نہیں، البتہ جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم کا ظاہراً وباطناً التزام کرتا ہے، لیکن اپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے گناہ کر بیٹھتا ہے، تو اس کا حکم وہی ہے جو اس جیسے دیگر گنہگاروں کا ہے۔ اور یہ وہ آیت ہے جس سے خوارج ان حکام کی تکفیر پر استدلال کرتے ہیں جو اللہ تعالی کی نازل کی ہوئی شریعت

کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، اوراس پر مستزاد یہ کہ اپنے اس اعتقاد کو اللہ کا حکم گمان کرتے ہیں۔اس کے علاوہ بھی لوگ بہت سی باتیں کرتے ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا طوالت کا سبب ہوگا، تاہم جتنا کچھ میں بیان کر چکا ہوں سیاق آیت اسی پر دلالت کرتا ہے۔"

➤ وقال في "مجموع الفتاوى" (۳۱۲/۷): ''وإذا كان من قول السلف: (إن الإنسان يكون فيه إيمان ونفاق)، فكذلك في قولهم: (إنه يكون فيه إيمان وكفر) ليس هو الكفر الذي ينقل عن الملّة، كما قال ابن عباس وأصحابه في قوله تعالى: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ قالوا: كفروا كفراً لا ينقل عن الملة، وقد اتّبعهم على ذلك أحمد بن حنبل وغيره من أئمة السنة.''

"مجموع الفتاوی" کے ہی ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: "جب سلف کا یہ قول کہ (ایک انسان کے اندر ایمان ونفاق یکجا ہو سکتا ہے) ثابت ہے اسی طرح یہ بھی انہی کا قول ہے کہ (ایک انسان میں ایمان وکفر بھی یکجا ہو سکتا ہے) یعنی وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا، جیسا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) اور ان کے اصحاب نے اللہ تعالی کے اس قول ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ کے بارے میں فرمایا۔ فرمایا کہ وہ ایسے کفر کے مرتکب ہوئے جس نے انہیں ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کیا، اور اس قول میں امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) اور دیگر آئمہ سلف نے ان کے متابعت کی ہے۔"

[۱۲]- الإمام ابن قيم الجوزية (المتوفى سنة: ۷۵۱ھ)

➤ قال في "مدارج السالكين" (۳۳٦/۱): ''والصحيح: أن الحكم بغير ما أنزل الله يتناول الكفرين: الأصغر والأكبر بحسب حال الحاكم، فإنه إن اعتقد وجوب الحكم بما أنزل الله في هذه الواقعة، وعدل عنه عصياناً، مع اعترافه بأنه مستحق للعقوبة؛ فهذا كفر أصغر. وإن اعتقد أنه غير واجب، وأنه مُخيّر فيه، مع تيقُنه أنه حكم الله، فهذا كفر أكبر. إن جهله وأخطأه، فهذا مخطئ، له حكم المخطئين.''

امام ابن قیم الجوزیہ (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب "مدارج السالکین" میں فرماتے ہیں: "صحیح بات یہی ہے کہ حکم بغیر ما انزل اللہ حاکم کے حالات کے پیش نظر دونوں قسم کے کفر پر محتمل ہے یعنی کفر اکبر یا کفر اصغر، اگر وہ اس واقعہ میں اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق حکم کو واجب مانتا ہے لیکن گناہ کی صورت میں اس سے رو گردانی کرتا ہے، اور ساتھ ہی وہ اس بات کا بھی معترف ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے تو یہ کفر اصغر ہو گا۔ اور اگر وہ اس بات کا یقین ہونے کے باوجود کہ یہ اللہ تعالی کا حکم ہے اس کے وجوب کا اعتقاد ہی نہیں رکھتا، اور یہ کہ اسے مکمل آزادی حاصل ہے (جس طرح چاہے حکم کرے) تو یہ کفر اکبر ہو گا۔ اور اگر اس (حکم الہی) سے ہی جاہل ہے یا خطا کر جاتا ہے تو وہ خطاکار ہے جس کا حکم دیگر خطاکاروں کا سا ہے۔"

➤ وقال في "الصلاة وحكم تاركها" (ص ٧٢): ''وههنا أصل آخر، وهو الكفر نوعان: كفر عمل. وكفر جحود وعناد. فكفر الجحود: أن يكفر بما علم أن الرسول جاء به من عند الله جحوداً وعناداً؛ من أسماء الرب، وصفاته، وأفعاله، وأحكامه. وهذا الكفر يضاد الإيمان من كل وجه. وأما كفر العمل: فينقسم إلى ما يضاد الإيمان، وإلى ما لا يضاده: فالسجود للصنم، والاستهانة بالمصحف، وقتل النبيِّ، وسبه؛ يضاد الإيمان. وأما الحكم بغير ما أنزل الله، وترك الصلاة؛ فهو من الكفر العملي قطعاً.''

ایک دوسرے موقع پر آپ (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب "الصلاۃ و حکم تارکھا" میں فرماتے ہیں: "یہاں سے ایک اور اصل (اصول) کا معلوم چلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کفر دو قسم کا ہوتا ہے: عملی کفر اور جحود (انکار) وعناد کا کفر۔ کفر جحود یہ ہے کہ انکار و عناد کی بنا پر اس چیز کا کفر کرے جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ اسے رسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالی کی طرف سے لے کر آئے جیسے رب تعالی کے اسماء حسنی اور صفات عالیہ، اس کے افعال واحکام۔ یہ کفر ایمان کے ہر اعتبار سے متضاد ہے۔ جبکہ کفر عملی مزید دو اقسام میں تقسیم ہوتا ہے جن میں ایک تو وہ ہے جو ایمان کے متضاد ہے اور دوسرا اس کے متضاد نہیں، چنانچہ بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کی بے حرمتی کرنا، کسی نبی کو قتل کرنا یا گالی دینا (اصل) ایمان کے منافی ہیں۔ جبکہ اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کے خلاف حکم کرنا، نماز ترک کرنا قطعی طور پر کفر عملی ہے۔"

[١٣]- الحافظ ابن كثير (المتوفى سنة: ٧٧٤ھ)

➤ قال رحمه الله في "تفسير القرآن العظيم" (٦١/٢): ''﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُوْلَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ لأنهم جحدوا حكم الله قصداً منهم وعناداً وعمداً، وقال ههنا: ﴿ فَأُوْلَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ لأنهم لم ينصفوا المظلوم من الظالم في الأمر الذي أمر الله بالعدل والتسوية بين الجميع فيه، فخالفوا وظلموا وتعدوا.''

امام ابن کثیر (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: "﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأُوْلَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ کیونکہ انہوں نے قصداً، عمداً اور عناداً اللہ تعالی کے حکم کا انکار کیا تھا، اور کہیں فرمایا: ﴿ فَأُوْلَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ کیونکہ انہوں نے مظلوم کو اس معاملے میں ظالم کے مقابلے میں انصاف نہیں دلایا جس میں اللہ تعالی نے انہیں تمام لوگوں کے درمیان عدل اور برابری کا حکم دیا تھا، پس انہوں نے خلاف ورزی کی، ظلم کیا اور حد سے تجاوز کر گئے۔"

[١٤]- الإمام الشاطبي (المتوفى سنة: ٧٩٠ھ)

➤ قال في "الموافقات" (٣٩/٤): ''هذه الآية والآيتان بعدها نزلت في الكفار، ومن غيّر حكم الله من اليهود، وليس في أهل الإسلام منها شيء؛ لأن المسلم—وإن ارتكب كبيرة- لا يقال له: كافر.''

امام شاطبی (رحمۃ اللہ علیہ) "الموافقات" میں فرماتے ہیں: "یہ آیت اور اس کے بعد والی دو آیتیں کفار اور ان یہود سے متعلق نازل ہوئی تھیں جنہوں نے اللہ تعالی کے حکم کو تبدیل کیا، اور اہل اسلام ان (آیات) سے مراد نہیں اس لئے کہ ایک مسلمان اگرچہ کبیرہ گناہ کا ہی مرتکب کیوں نہ ہو، اسے کافر نہیں کہا جاسکتا۔"

[١٥]- الإمام ابن أبي العز الحنفي (المتوفى سنة: ٧٩١ھ)

➤ قال في "شرح الطحاوية" (ص ۳۲۳): ’’وهنا أمر يجب أن يتفطن له، وهو: أن الحكم بغير ما أنزل الله قد يكون كفراً ينقل عن الملة، وقد يكون معصية: كبيرة أو صغيرة، ويكون كفراً: إما مجازاً؛ وإما كفراً أصغر، على القولين المذكورين. وذلك بحسب حال الحاكم: فإنه إن اعتقد أن الحكم بما أنزل الله غير واجب، وأنه مخير فيه، أو استهان به مع تيقنه أنه حكم الله؛ فهذا أكبر. وإن اعتقد وجوب الحكم بما أنزل الله، وعلمه في هذه الواقعه، وعدل عنه مع اعترافه بأنه مستحق للعقوبة؛ فهذا عاص، ويسمى كافراً كفراً مجازيا، أو كفراً أصغر. وإن جهل حكم الله فيها مع بذل جهده واستفراغ وسعه في معرفة الحكم وأخطأه؛ فهذا مخطئ، له أجر على اجتهاده، وخطؤه مغفور.‘‘

امام ابن ابی العز حنفی (رحمۃ اللہ علیہ) "شرح عقیدہ طحاویہ" میں فرماتے ہیں: "یہاں ایک قاعدہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنا (کی تین حالات ہیں)

۱- کبھی یہ اس شخص کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔

۲- کبھی وہ صرف معصیت کا مرتکب ہوتا ہے، خواہ معصیت کبیرہ ہو یا صغیرہ۔

۳- کبھی اس کا کفر کفرِ مجازی یا کفر اصغر کہلائے گا ان دو (تین) قواعد کے مطابق جو بیان کئے گئے۔ اور اس کا فیصلہ حاکم کے حال کو دیکھ کر ہی کیا جا سکتا ہے چناچہ:

۱-اگر ایک شخص اس اعتقاد کے ساتھ کے اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا واجب نہیں اور اسے پورا اختیار حاصل ہے (جس طرح چاہے فیصلے کرے)، اور یہ یقین ہونے کے باوجود کے (جس کی میں مخالفت کر رہا ہوں وہی) اللہ تعالی کا حکم ہے لیکن پھر بھی بطور استخفاف و حقارت اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا۔ تو یہ کفر کفرِ اکبر ہو گا۔

۲-اور اگر اعتقاد تو یہ ہے کہ اللہ کے نازل کئے ہوئے کہ مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اور اس مخصوص واقعے (جس میں وہ خلاف شرع فیصلہ کرتا ہے) میں بھی اسے اللہ کا حکم معلوم ہے، پھر بھی وہ اس اعتراف کے ساتھ کہ مخالفت کی صورت میں وہ سزا کا مستحق ہو گا اس شرعی حکم سے اعراض کرتا ہے تو اس صورت میں وہ گنہگار کہلائے گا اور اسے کافر بلحاظ کفر مجازی یا کفر اصغر کہا جائے گا۔

۳-اور اگر اپنی مقدور بھر کوشش کے باوجود اس کی نظروں سے کوئی شرعی حکم مخفی رہا اور اس سے (صحیح حکم الہی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے) خطا ہو گئی تو ایسا انسان خطاکار ہے اور اسے اپنی کوشش و اجتہاد کرنے کا ثواب حاصل ہو گا جبکہ اس کی غلطی معاف ہو گی۔"

[۱۶]- الحافظ ابن حجر العسقلاني (المتوفى سنة: ۸۵۲ھ)

➤ قال في "فتح الباري" (۱۲۰/۱۳): "إن الآيات، وإن كان سببها أهل الكتاب، لكن عمومها يتناول غيرهم، لكن لما تقرر من قواعد الشريعة: أن مرتكب المعصية لا يسمى: كافراً، ولا يسمى –أيضاً– ظالماً؛ لأن الظلم قد فُسر بالشرك، بقيت الصفة الثالثة؛ يعني الفسق."

حافظ ابن حجر عسقلانی (رحمۃ اللہ علیہ) "فتح الباری" میں فرماتے ہیں: "ان آیات کا اگرچہ سبب نزول اہل کتاب تھے لیکن اس کے عموم میں ان کے علاوہ بھی سب شامل ہیں۔ مگر ان قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے جو کہ شریعت میں مقرر ہیں کہ معصیت کے مرتکب کو کافر نہیں کہا جائے گا اور ظالم بھی نہیں کہا جائے گا کیونکہ ظلم کی تفسیر بھی کبھی شرک سے کی جاتی ہے، لہذا صرف تیسری صفت ہی باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہے فسق۔"

[۱۷]- العلامة عبد اللطيف بن عبد الرحمن آل الشيخ (المتوفى سنة: ۱۲۹۳ھ)

(شیخ الاسلام محمد بن عبد الوھاب کے پڑپوتے ہیں اور اپنے دور کے امام تھے)

➤ قال في "منهاج التأسيس" (ص ۷۱): "وإنما يحرم إذا كان المستند إلى الشريعة باطلة تخالف الكتاب والسنة، كأحكام اليونان والإفرنج والتتر، وقوانينهم التي مصدرها آراؤهم وأهوائهم، وكذلك البادية وعادتهم الجارية... فمن استحل الحكم بهذا في الدماء أو غيرها؛ فهو كافر، قال تعالى: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ ... وهذه الآية ذكر فيها بعض المفسرين: أن الكفر المراد هنا: كفر دون الكفر الأكبر؛ لأنهم فهموا أنها تتناول من حكم بغير ما أنزل الله، وهو غير مستحل لذلك، لكنهم لا ينازعون في عمومها للمستحل، وأن كفره مخرج عن الملة."

علامہ عبداللطیف بن عبدالرحمن آل الشیخ (رحمۃاللہ علیہ) "منہاج التأسیس" میں فرماتے ہیں: "یہ (فیصلے) حرام ہیں اگران کا مرجع قرآن وسنت کے مخالف شریعت باطلہ ہو جیسا کہ یونانی، فرنگی (برٹش لاء) یا تاتاری قوانین ہیں۔ (اور یہ بات معلوم ہے کہ) ان کے قوانین کا مصدر ان کی آراء واہواء ہوتی ہیں، اسی طرح دیہات میں جاری عادات (جرگوں کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں)۔ جو کوئی بھی ان کے مطابق خون بہا وغیرہ میں فیصلے کرنے کو حلال سمجھتا ہے وہ کافر ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ ... اس آیت سے متعلق بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہاں جو کفر مراد ہے وہ کفر اکبر سے کم تر کفر ہے، کیونکہ انہوں نے اس سے یہ سمجھا کہ وہ حکم بغیر ما انزل اللہ کو حلال نہ جانتے ہوئے اس میں مبتلا ہوا۔ لیکن (بہر حال) وہ اس بارے میں کوئی اختلاف رائے نہیں رکھتے کہ اس آیت کے عموم میں حلال جاننے والا شامل ہے، اور یہ کہ اس کا کفر ملت اسلامیہ سے خارج کر دینے والا کفر ہے۔"

[۱۸]- العلامة الشيخ عبد الرحمن بن ناصر السعدي (المتوفى سنة: ۱۳۰۷ھ)

(مشہور زمانہ تفسیر "تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان" کے مصنف اور مشہور علماء جیسے شیخ ابن عثیمین کے مشائخ میں سے ہیں)

➤ قال في "تيسير الكريم الرحمن" (۲/۲۹٦-۲۹۷): ''فالحكم بغير ما أنزل الله من أعمال أهل الكفر، وقد يكون كفرًا ينقل عن الملة، وذلك إذا اعتقد حله وجوازه، وقد يكون كبيرة من كبائر الذنوب، ومن أعمال الكفر قد استحق من فعله العذاب الشديد ... ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ قال ابن عباس: كفر دون كفر، وظلم دون ظلم، وفسق دون فسق، فهو ظلم أكبر عند استحلاله، وعظيمة كبيرة عند فعله غير مستحل له.''

علامہ شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی (رحمۃاللہ علیہ) اپنی تفسیر "تیسیر الکریم الرحمن" میں فرماتے ہیں: "اللہ کی شریعت کے سوا حکم کرنا کافروں کے اعمال میں سے ہے، لیکن کبھی تو یہ کفر ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور ایسا تب ہوتا جب وہ اس کے حلت وجواز کا اعتقاد رکھتا ہے۔ اور کبھی یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہوتا

ہے اور کفریہ اعمال میں سے ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کا مرتکب کبھی عذابِ شدید تک کا مستحق ہوتا ہے، اور آیت تحکیم کے متعلق ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: "کفر دون کفر، ظلم دون ظلم اور فسق دون فسق ہے، اور یہ استحلال کی صورت میں ظلم اکبر ہے، البتہ استحلال نہ کرنے کی صورت میں بہت بڑا اور عظیم گناہ ہے۔"

[۱۹]- العلامة صديق حسن خان القنوجي (المتوفى سنة: ۱۳۵۷ھ)

(عربی، اردو اور فارسی میں کتب کثیرہ کے مصنف، نواب ریاست بھوپال اور اپنے وقت کے مشہور اہل حدیث امام)

➤ قال في "الدين الخالص" (۲۰۸/۳) (طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت): "الآية الكريمة الشريفة تنادي عليهم بالكفر، وتتناول كل من لم يحكم بما أنزل الله، اللهم إلا أن يكون الإكراه لهم عذراً في ذلك، أو يعتبر الاستخفاف أو الاستحلال؛ لأن هذه القيود إذا لم تعتبر فيهم، لا يكون أحد منهم ناجياً من الكفر والنار أبداً."

علامہ صدیق حسن خان قنوجی (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب "الدین الخالص" میں فرماتے ہیں: "یہ آیت کریمہ وشریفہ ان (حکام وقضاۃ) کو کافر کہہ کر پکارتی ہے، اور ہر اس شخص کو شامل ہے جو اللہ کے نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، الا یہ کہ اکراہ کی حالت میں ایسا ہو تو وہ ان کے لئے عذر ہے، یا پھر اسے استخفاف واستحلال سمجھا جائے، کیوں کہ اگر ان کے بارے میں ان قیود کا لحاظ نہ رکھا گیا تو ان میں سے کوئی بھی کبھی کفر یا آگ سے نجات نہیں پاسکتا۔"

[۲۰]- سماحة الشيخ العلامة محمد بن إبراهيم آل الشيخ (المتوفى سنة: ۱۳۸۹ھ)

(شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی اولاد میں سے ہیں اور مذکورہ بالا شیخ عبداللطیف کے پوتے ہیں، اور اپنے دور کے فقیہ مفتی مملکت تھے، مشہور مشائخ جیسے شیخ ابن باز کے شیخ ہیں)

➤ قال في "مجموع الفتاوى" (۸۰/۱) له: "وكذلك تحقيق معنى محمد رسول الله: من تحكيم شريعته، والتقيد بها، ونبذ ما خالفها من القوانين والأوضاع وسائر الأشياء التي ما أنزل الله بها من سلطان، والتي من حكم بها [يعني القوانين الوضعية] أو حاكم إليها؛ معتقداً صحة ذلك وجوازه؛ فهو كافر

الكفر الناقل عن الملة، فإن فعل ذلك بدون اعتقاد ذلك وجوازه؛ فهو كافر الكفر العملي الذي لا ينقل عن الملّة.''

سماحۃ الشیخ علامہ محمد بن ابراہیم آل الشیخ (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے "مجموع الفتاوی" میں فرماتے ہیں: "اسی طرح "محمد رسول اللہ" کے معنی کو یہ بات بھی مستلزم ہے کہ آپ (ﷺ) کی شریعت کے مطابق حکم کیا جائے، اسی کا پابند رہا جائے اور اس کے خلاف جو بھی وضعی قوانین و معاملات ہیں اور وہ تمام چیزیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے کوئی دلیل نازل نہیں کی انہیں دھتکار دیا جائے، ان (وضعی قوانین) کے ساتھ جو حکم کرے یا اپنے فیصلہ اس کے پاس لے جائے اس کی صحت وجواز کا عقیدہ رکھتے ہوئے تو ایسا شخص کافر ہے اس کا کفر اسے ملت اسلامیہ سے خارج کردے گا، لیکن اگر کسی نے اس کی صحت یا جواز کا عقیدہ نہ رکھتے ہوئے ایسا کیا تو وہ کفر عملی کا مرتکب ہوگا جو اسے ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا[1]۔"

[۲۱]- العلامة الشيخ محمد الأمين الشنقيطي (المتوفى سنة: ۱۳۹۳ھ)

(مشہور تفسیر "أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن" کے مصنف بہت سے کبار علماء مملکت کے استاذ)

➤ قال في "أضواء البيان" (۱۰٤/۲): ''واعلم: أن تحرير المقال في هذا البحث: أن الكفر والظلم والفسق، كل واحد منها أطلق في الشرع مراداً به المعصية تارة، والكفر المخرج من الملة أخرى: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ ﴾ معارضاً للرسل، وإبطالاً لأحكام الله؛ فظلمه وفسقه وكفره كلها مخرج من الملة. ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ ﴾ معتقداً أنه مرتكب حراماً، فاعل قبيحاً، فكفره وظلمه وفسقه غير مخرج من الملة.''

[1] یہ فتوی مؤرخہ (۱۳۸۵/۱/۱۹ھ) کا ہے اور یہ اس بات کی تفصیل کرتا ہےجو آپ کے مشہور رسالے "تحکیم القوانین" میں اجمالی طور پر بیان ہوا ہے، جسےتکفیری لوگ بڑی شدومد سے اپنے باطل مؤقف کے لئے دلیل بناتے ہیں۔ جبکہ یہ فتوی رسالہ "تحکیم القوانین" کے بھی پانچ سال بعد کا ہے کیونکہ رسالے کی طبعہ اولی ہی سن ۱۳۸۰ھ میں ہوئی ہے۔ جس سے ظاہرہوتا ہے کہ شیخ کا آخری کلام یہی ہے۔ واللہ اعلم

علامہ شیخ محمد امین شنقیطی (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی تفسیر " أضواء البیان" میں فرماتے ہیں: "جان لو کہ یہ بحث کچھ تفصیل طلب ہے۔ بلاشبہ کفر، ظلم اور فسق شریعت میں ان تینوں کا اطلاق کبھی معصیت پر ہوتا ہے اور کبھی ملت اسلامیہ سے خارج کر دینے والے کفر پر بھی ہوتا ہے۔ ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ ﴾ اور جو اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے مخالف فیصلہ رسولوں سے اعراض کرتے ہوئے اور احکام الہی کا ابطال کرتے ہوئے کرے، تو اس صورت میں اس کا ظلم، فسق اور کفر سب اسے ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتے ہیں۔ ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ ﴾ اور جو اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے مخالف فیصلہ یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کرے کہ وہ ایک حرام کام اور فعل قبیح کا مرتکب ہو رہا ہے، تو اس صورت میں اس کا کفر، ظلم اور فسق اسے ملت سے خارج نہیں کرتا۔"

[۲۲]- شیخ العرب والعجم العلامة بدیع الدین شاہ الراشدی السندی المکی (المتوفی سنة: ۱۴۱۶ھ)

(مشہور مفسر و محدث اور دیار سندھ میں سلیفت کے امام)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ.وَالظّٰلِمُوْنَ.وَالْفٰسِقُوْنَ:

➤ هي سيئي آيتون ڪافرن جي حق ۾ نازل ٿيون آهن، جيئن شان نزول جي بيان ۾ براء بن عازب رضي الله عنہ جي حديث گذري. مسلمان ڪبيره گناهہ جي ارتڪاب سان ڪافر نہ ٿيندو آهي. ڪن چيو آهي تہ ڪلام ۾ اضمار آهي پورو ڪلام هن طرح سمجهڻ گهرجي: ومن لم يحكم بما انزل الله ردا للقرآن وحجرا لقول الرسول عليہ الصلاة والسلام فهو ڪافر، جنهن شخص قرآن مجيد جو رد ۽ رسول الله صلي الله عليه وسلم جن جو انڪار ڪندي، الله جي نازل ڪيل حڪم جي خلاف فيصلو ڪيو تہ اهو ڪافر آهي. ان طرح ابن عباس رضي الله عنهما ۽ مجاهد جو چوڻ آهي. چنانچہ ابن جرير، ابن منذر ۽ ابن ابي حاتم ۾ ابن عباس ڪان مروي آهي تہ ومن لم يحكم بما انزل الله فقد كفر ومن اقر به ولم يحكم به فهو ظالم فاسق. جنهن الله جي لاٿل حڪم تي فيصلوٰ نہ ڪيو تہ انهي ڪفر ڪيو پر جيڪو حڪم الاهي جو اقرار ڪري ٿو مگر (ڪنهن مجبوري سبب) ان مطابق فيصلو نٿو ڪري تہ پوءِ اهو ظالم ۽ فاسق آهي يعني ڪافر نہ آهي. سعيد بن منصور، فريابي، ابن منذر، ابن ابي حاتم، حاڪم ۽ بيهقي ۾ ڪانئس روايت آهي تہ تنهي آيتن ۾ اصل ڪفر ۽ ظلم ۽ فسق مراد نہ آهي يعني ڪفر ڪان گهٽ ڪفر جنهن سان خروج عن الملة (دين مان نڪرڻ) نہ اچي، ظلم ڪان گهٽ ظلم ۽ فسق ڪان گهٽ فسق مراد آهي (در منثور ص ۲۸٦ج۲) ابن جرير ص ۲۵٦ج٦ ۾ امام طائوس ڪان روايت آئي ٿو تہ ليس بكفر ينقل عن الملة، يعني هي اهڙو ڪفر نہ آهي جو دين ڪان خارج ڪري. انهيءَ اعتبار سان آيت عام آهي. ابن مسعود رضي الله عنہ ۽ حسن بصري چون ٿا تہ هي آيت سيني لاءِ عام آهي. مسلمان هجن يا اهل ڪتاب هن معنيٰ سان تہ جنهن بہ غير الله جي حڪم ۾

صحيح هجڻ جو اعتقاد رکيو ۽ ان قانون کي حلال سمجهيائين ان لاءِ اهو حڪم آهي پر جو شخص ان کي حرام ڄاڻندي به ان جو ارتڪاب ڪري ٿو ته اهو فاسق مسلمانن مان آهي ان جو معاملو الله جي حوالي آهي چاهي ان کي عذاب ڪري چاهي بخشي (القرطبي ص ١٩٠ج٦ مع التشريح)

ناظرين! الله جي لاٿل حڪم مطابق فيصلو نه ڪرڻ ڪبيرن گناهن مان آهي، جيئن امام ذهبي الكبائر ١٤٦ ڪبيره ٣١ ۾ بيان ڪيو آهي، مگر ڪبيره گناه جي ڪري ڪنهن مسلمان کي اسلام کان خارج نٿو چئي سگهجي، جيستائين سندس ڪيل فعل کي صحيح هجڻ يا برحق سمجهڻ جو عقيدو نه رکي، بلڪ ان کي غلط سمجهي ٿو ۽ ڪن مجبورين جي ڪري قضاءِ الاهي مطابق فيصلو نٿو ڪري ته اهو ظالم ۽ فاسق ضرور آهي پر ان کي ڪافر يا اسلام کان خارج نه چئبو. اهوئي اهل سنت جو اجماعي مسئلو آهي جو شروع کان هليو اچي. ليڪن خوارج هر ڪبيره جي مرتڪب کي ڪافر چوندا آهن جن جو بيان ڪجهه مقدمه ۾ ۽ ڪجهه تفسير فاتحه جي خاتمه باب٢ ۾ بيان ٿيو. اهي ههڙين آيتن مان استدلال وٺن ٿا ۽ هٿي طرف کي بلڪل نٿا ڏسن، جيئن اهل بدعت جو هميشه اهوئي وطيره ۽ طريقه ڪار رهيو آهي، مگر اهل سنت چون ٿا ته ڪفر ۽ اسلام کان خارج ٿيڻ جو حڪم ان لاءِ آهي جو باوجود امڪان جي الله جي لاٿل حڪم مطابق فيصلو نه ڪري يا وري ان لاءِ الله جي حڪم مطابق فيصلو ڪرڻ ممڪن نه هجي مگر وضعي ۽ بناوٽي قانون کي برحق سمجهي ان مطابق فيصلو ڪري. انهي نڪته کي نه سمجهڻ سببان ڪيترا ويچارا بي سمجهه، جن ۾ جوش ته گهڻو هوندو آهي مگر هوش گهٽ هوندو آهي، اهي بعض حاڪمن تي ڪفر جي فتوئ ڏيڻ لاءِ تيار ٿي ويندا آهن. پنهنجي گهر ويٺي انهن جي هٿ ۾ حڪومت جي واڳ نه آئي آهي ان طرح جلد بازي ڪرڻ صحيح ناهي. چو ته ڪفر جي فتوئ ڏيڻ وڏو خطرناڪ ڪم آهي جو حديث ۾ آيو آهي ته ايما امرئ قال لاخيه كافر فقد باء بها احدهما ان كان كما قال و الا رجعت عليه (مسلم ص ٥٧ج١ مع النووي) رسول الله صلي الله عليه وسلم جن فرمايو ته جنهن پنهنجي ڀاءُ (مسلمان) کي ڪافر چيو ته انهي ڪلمه سان ٻنهي مان هڪڙو ان جو مصداق بنبو. جيڪڏهن هن جو ڪيس چوڻ واقعي صحيح آهي ته فبها نه ته اها فتوئ مٿس موٽي ايندي. تنهن ڪري اهڙن فيصلن ۾ جلد بازي نه ڪئي وڃي چو ته ڪن حالتن ۾ ائين به هوندو آهي ته بعض حاڪم شرعي فيصلي کي برحق ۽ واجب الاتباع ڄاڻن ٿا مگر ڪنهن مجبوري جي ڪري ان کي نافذ ڪرڻ کان عاجز آهن، حالانڪ غير شرعي فيصلن تي ڪو يقين نٿا رکن مگر لاچار انهن کي نافذ ڪرڻو پوي ٿو. انهن جي نيت تي فورًا حملو ڪرڻ دانشمندي ناهي. اگرچه هو شرعي حڪم نافذ ڪري نٿا سگهن پر مسلمانن لاءِ ٻيو گهڻو ڪجهه فائدو ڏيئي ۽ بچاءُ ڪري سگهن ٿا. انهن جي مخالفت ڪري هٿائڻ سان ٻين گهڻن نقصانن جو انديشو آهي تنهن ڪري اسان جي دوستن کي ان معاملي ۾ سنڀالي قدم کڻڻ گهرجي.

بدیع التفاسیر جلد ۷ تفسیر سورۂ مائدہ ایڈیشن جنوری ۱۹۹۸ صفحہ ۲۳۸ میں رقمطراز ہیں: "﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾، و ﴿ الظَّالِمُونَ ﴾، و ﴿ الْفَاسِقُونَ ﴾، یہ تمام آیتیں کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں، جیسا کہ اس کے شان نزول میں براء بن عازب (رضی اللہ عنہ) کی حدیث گزری۔ ایک مسلمان کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ اس کلام میں اضمار ہے اسی لئے

پورے کلام کواس طرح سمجھنا چاہیے: ''ومن لکم یحکم بما انزل اللہ ردا للقرآن وجحدا لقول الرسول (ﷺ) فھو کافر'' (جو شخص قرآن کریم کارداور رسول اللہ (ﷺ) کاانکار کرتے ہوئے اللہ تعالی کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے تووہ کافر ہے)۔یہی قول ابن عباس (رضی اللہ عنہما) اور مجاہد (رحمۃاللہ علیہ) کا ہے۔چناچہ ابن جریر،ابن منذر اور ابن ابی حاتم میں ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ: ''ومن لم یحکم بما انزل اللہ فقد کفر ومن اقر بہ ولم یحکم بہ فھو ظالم فاسق'' (جو اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے تووہ کافر ہے لیکن جو حکم الہی کااقرار تو کرتا ہے مگر [کسی مجبوری کے سبب] اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تووہ ظالم اور فاسق ہے) یعنی کافر نہیں ہے۔سعید بن منصور، فریابی،ابن منذر،ابن ابی حاتم،حاکم اور بیہقی میں انہی سے روایت ہے کہ ان تینوں آیتوں میں اصل کفر یا ظلم یا فسق مراد نہیں یعنی کفر سے کم تر کفر جس سے خروج عن الملۃ (ملت اسلامیہ سے خروج) نہیں ہوتا، ظلم سے کم تر ظلم اور فسق سے کم تر فسق مراد ہے۔(در منثور، ص ۲۸۶، ج ۲)

ابن جریر ص ۲۵۶، ج ٦ میں امام طاؤس (رحمۃاللہ علیہ) سے روایت لاتے ہیں کہ "لیس بکفر ینقل عن الملۃ" یعنی (یہ وہ کفر نہیں جو [ملت اسلامیہ] سے خارج کرتا ہے)۔اس اعتبار سے آیت عام ہے۔ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) اور حسن بصری (رحمۃاللہ علیہ) فرماتے ہیں یہ آیتیں سب کے لئے عام ہیں، خواہ مسلمان ہوں یا اہل کتاب اس معنی کے اعتبار سے تو جو کوئی بھی غیر اللہ کے حکم کے صحیح ہونے کااعتقاد رکھے اور اس قانون کو حلال سمجھتا ہے تواس کے لئے یہ حکم ہے لیکن جو شخص اس کو حرام سمجھتے ہوئے بھی اس کا ارتکاب کرے تو وہ فاسق مسلمانوں میں سے ہے اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے چاہے تو اسے عذاب کرے یا چاہے تو بخش دے۔ **(القرطبی، ص ١٧٠، ج ٦ تشریح کے ساتھ)**

ناظرین! اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ جسے امام ذہبی نے "الکبائر" ص ١٢٦، کبیرہ گناہ نمبر ٣١ میں بیان کیا ہے۔ لیکن کبیرہ گناہ کے بسبب کسی مسلمان کو اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے جبتک کہ وہ اپنے اس کئے گئے فعل کے صحیح ہونے یا برحق ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا، بلکہ اسے غلط سمجھتا ہے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے قضاء الہی کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ ظالم اور فاسق تو ضرور ہے مگر اسے کافر یا اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے۔ یہی اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے جو شروع سے ہی چلا آرہا ہے۔ لیکن خوارج ہر گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں جس کا بیان کچھ تو مقدمہ میں اور کچھ تفسیر فاتحہ کے اختتام باب ۲ میں ہوا۔

وہ (خوارج) انہیں آیتوں سے استدلال کرتے ہیں اور دوسری طرف کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، جیسا کہ اہل بدعت کا ہمیشہ سے ہی یہی وطیرہ وطریقہ کار رہا ہے۔ لیکن اہلسنت کہتے ہیں کہ کفر اور اسلام سے خارج ہونے کا حکم اس کے لئے ہے جو باوجود امکان کے اللہ تعالی کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے یا اس کے لئے اللہ تعالی کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنا ممکن نہ ہو مگر (یہ اس صورت میں کہ) وہ وضعی وخود ساختہ قانون کو برحق سمجھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرے۔ اس نقطہ کو نا سمجھنے کی وجہ سے کتنے ہی بیچارے بے سمجھ لوگ، جن میں جوش تو بہت ہوتا ہے مگر ہوش کم، وہ بعض حکام پر اپنے گھر بیٹھے بیٹھے کفر کا فتوی لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، جبکہ ان کے پاس حکومت کی باگ ڈور نہیں لہذا اس طرح کی جلد بازی صحیح نہیں۔ کیونکہ کفر کا فتوی لگانا بہت خطرناک کام ہے جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ:

"ایما امریء قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ." (مسلم، ص ۵۷، ج ۱ شرح نووی کے ساتھ)

رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ: (جس نے اپنے بھائی [مسلمان] کو کافر کہا تو اس کلمہ کا ان میں سے کوئی ایک مصداق بنے گا۔ اگر اس کا ایسا کہنا واقعی صحیح ہے تو فبہا ورنہ یہ فتوی خود اس کے سر لوٹ آئے گا)۔ اسی لئے ایسے فیصلوں میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ بعض حالات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ حکام شرعی فیصلوں کو برحق اور واجب الاتباع سمجھتے ہیں مگر کسی مجبوری کی وجہ سے اسے نافذ کرنے سے عاجز ہیں، حالانکہ وہ غیر شرعی فیصلے پر کسی قسم کا یقین نہیں رکھتے لیکن لاچارا انہیں نافذ کرنا پڑتا ہے۔ ان کی نیت پر فوراً حملہ کرنا دانشمندی نہیں۔ اگرچہ وہ شرعی حکم نافذ نہیں کر سکتے لیکن مسلمانوں کو بہت سا فائدہ پہنچا سکتے اور ان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ان کی مخالفت کر کے انہیں ہٹانے سے دوسرے زیادہ (بڑے) نقصانات کا اندیشہ ہے اسی لئے ہمارے دوستوں کو اس معاملے میں سنبھل کر قدم اٹھانا چاہیے۔"

[۲۳]- سماحۃ الشیخ العلامۃ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز (المتوفی سنۃ: ۱۴۲۰ھ)

➤ نشرت جريدة الشرق الأوسط في عددها (٦١٥٦) بتاريخ **١٤١٦/٥/١٢هـ** مقالة قال فيها:

"اطلعت على الجواب المفيد القيّم الذی تفضل بہ صاحب الفضيلة الشيخ محمد ناصر الدين الألبانی — وفقه الله — المنشور فی جريدة "الشرق الأوسط" وصحيفة "المسلمون" الذی أجاب بہ فضيلته من

سأله عن تكفير من حكم بغير ما أنزل الله — من غير تفصيل ـ ، فألفيتها كلمة قيمة قد أصاب فيه الحق، وسلك فيها سبيل المؤمنين، وأوضح — وفقه الله — أنه لا يجوز لأحد من الناس أن يكفر من حكم بغير ما أنزل الله — بمجرد الفعل — من دون أن يعلم أنه استحلّ ذلك بقلبه، واحتج بما جاء في ذلك عن ابن عباس — رضي الله عنهما — وغيره من سلف الأمة.

ولا شك أن ما ذكره في جوابه في تفسير قوله تعالى: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُولَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾، ﴿ ... الظَّالِمُونَ ﴾، ﴿ ... الْفَاسِقُونَ ﴾، هو الصواب، وقد أوضح — وفقه الله — أن الكفر كفران: أكبر وأصغر، كما أن الظلم ظلمان، وهكذا الفسق فسقان: أكبر وأصغر، فمن استحل الحكم بغير ما أنزل الله أو الزنا أو الربا أو غيرهما من المحرمات المجمع على تحريمها فقد كفر كفراً أكبر، ومن فعلها بدون استحلال كان كفره كفراً أصغر وظلمه ظلماً أصغر وهكذا فسقه.''

[یہ تعلیق سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز نے علامہ محمد ناصر الدین البانی (رحمہااللہ) کی تکفیر سے متعلق اسی تقریر پر فرمائی تھی جس کا ترجمہ ہماری ویب سائٹ پر موجود ہے، شیخین کے کلام کی تفصیل ان شاءاللہ اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ جو مجلۃ الدعوۃ العدد (١٥١١) بتاریخ ١٤١٦/٥/١١ ھ الموافق ١٩٩٥/١٠/٥م میں شائع ہوا اسی طرح جریدۃ المسلمون، العدد (٥٥٧) بتاریخ ١٤١٦/٥/١٢ ھ الموافق ١٩٩٥/١٠/٦م میں بھی شائع ہوا۔]

"میں فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین الالبانی (وفقہ اللہ) کے اس نہایت مفید جواب پر مطلع ہوا جو فضیلۃ الشیخ نے اس سوال "حکم بغیر ماانزل اللہ کے مرتکب کی بنا کسی تفصیل کے تکفیر" کے جواب میں ارشاد فرمایا جسے "صحیفۃ المسلمون" نے نشر کیا۔

آپ اپنے تالیف کردہ قیمتی کلمات میں حق وصواب مؤقف پر ہیں اور سبیل المومنین کے مسلک کو اپنایا ہے اور آپ (وفقہ اللہ) نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ حکم بغیر ماانزل اللہ کرنے والے کی محض اس کے اس فعل کی بنیاد پر تکفیر کرے بنا یہ جانے ہوئے کہ وہ اسے دلی طور پر حلال جانتا ہے یا نہیں۔

اور آپ نے اس سلسلے میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) اور دیگر سلف امت سے مروی اثر سے حجت پکڑی ہے۔

بلاشبہ آپ نے جو اللہ تعالی کے فرمان ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ اور ﴿ ... الظَّالِمُونَ ﴾ اور ﴿ ... الْفَاسِقُونَ ﴾ کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے وہی حق وصواب ہے۔ اور آپ نے یہ بھی وضاحت فرمائی کہ کفر دو قسم کا ہوتا ہے: اکبر اور اصغر جسطرح ظلم کی دو اقسام ہوتی ہیں اور فسق کی بھی دو اقسام ہوتی ہیں یعنی اکبر اور اصغر۔

جو حکم بغیر ما انزل اللہ یا زنا یا سود وغیرہ جیسے محرمات کہ جن کی حرمت پر امت کا اجماع ہے کو حلال جانتا ہے تو اس کا کفر کفرِ اکبر ہے اور ظلم ظلمِ اکبر ہے اور فسق فسقِ اکبر ہے۔

اور جو بنا انہیں حلال جانے ہوئے ان کا مرتکب ہو تو اس کا کفر کفرِ اصغر ہے اور ظلم ظلمِ اصغر ہے اسی طرح فسق بھی۔"

[٢٤]- محدث العصر العلامة محمد بن ناصر الدين الألباني (المتوفى سنة: ١٤٢٠هـ)

➤ قال في "التحذير من فتنة التكفير" (ص ٥٦): "... ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾؛ فما المراد بالكفر فيها؟ هل هو الخروج عن الملة؟ أو أنه غير ذلك؟، فأقول: لا بد من الدقة في فهم الآية؛ فإنها قد تعني الكفر العملي؛ وهو الخروج بالأعمال عن بعض أحكام الإسلام.

ويساعدنا في هذا الفهم حبر الأمة، وترجمان القرآن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، الذي أجمع المسلمون جميعاً —إلا من كان من الفرق الضالة— على أنه إمام فريد في التفسير.

فكأنه طرق سمعه —يومئذ— ما نسمعه اليوم تماماً من أن هناك أناساً يفهمون هذه الآية فهماً سطحياً، من غير تفصيل، فقال رضي الله عنه: "ليس الكفر الذي تذهبون إليه"، و: "أنه ليس كفراً ينقل عن الملة"، و: "هو كفر دون كفر"، ولعله يعني: بذلك الخوارج الذين خرجوا على أمير المؤمنين

علی رضی الله عنه، ثم كان من عواقب ذلك أنهم سفكوا دماء المؤمنين، وفعلوا فيهم ما لم يفعلوا بالمشركين، فقال: ليس الأمر كما قالوا! أو كما ظنوا! إنما هو: كفر دون كفر...''

محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی (رحمۃ اللہ علیہ) "التحذير من فتنة التكفير"[1] میں فرماتے ہیں: "﴿ فَأُوْلَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ سے کبھی مراد ملت اسلامیہ سے خروج ہوتا ہے اور کبھی اس سے مراد عملاً ملت اسلامیہ کے بعض احکام سے خروج ہوتا ہے۔ اس کی صحیح تفسیر میں جو چیز ہماری معاونت کرے گی وہ صحابیٔ رسول ترجمان القرآن جناب عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) ہیں کیونکہ تمام مسلمان ماسوا کچھ گمراہ فرقوں کے اس بات کے معترف ہیں کہ آپ (رضی اللہ عنہما) تفسیر کے معاملہ میں ایک مسلّم امام تھے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان تفسیر کے امام اور جلیل القدر صحابی نے اس دور میں بھی کچھ بالکل ایسی ہی باتیں سنی ہوں گی جو ہم آجکل سنتے ہیں یعنی ان کے نزدیک بھی کچھ ایسے لوگ تھے جو اس آیت کے ظاہری و سطحی معنی ہی کو لیتے تھے اور (اس بارے میں معروف) تفصیل نہیں مانتے تھے۔ اسی لئے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا ''ليس الكفر الذى تذهبون إليه'' (یہ وہ کفر [اکبر] نہیں جیسا تم [خوارج] سمجھتے ہو)، اور: ''أنه ليس كفراً ينقل عن الملة''، (یہ وہ کفر نہیں جو ملت اسلامیہ سے انسان کو خارج کر دیتا ہے) اور: ''هو كفر دون كفر'' (یہ اس کفر [اکبر] سے کم تر کفر ہے)۔

شاید کہ ان لوگوں سے آپ (رضی اللہ عنہما) کی مراد وہ خوارج تھے جنہوں نے امیر المؤمنین علی (رضی اللہ عنہ) پر خروج کیا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کا ناحق خون بہایا تھا اور ان کے ساتھ وہ کچھ کیا کہ جو مشرکین کے ساتھ بھی نہ کیا ہوگا۔ تو اس کے بارے میں ہی ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: (معاملہ اس طرح نہیں ہے جیسا انہوں نے کہا ہے یا گمان کیا ہے بلکہ اس سے مراد کفر دون کفر ہے)۔"

[۲۵]- فقيه الزمان العلامة محمد بن صالح العثيمين (المتوفى سنة: ۱۴۲۱ھ)

➤ سُئل في شريط "التحرير في مسألة التكفير" بتاريخ (١٤٢٠/٤/٢٢) سؤالاً مفاده:

---

[1] اس تقریر اور کتابچے کا اردو ترجمہ ہماری ویب سائٹ اصلی اہلسنت ڈاٹ کام پر دستیاب ہے۔ (مترجم)

إذا ألزم الحاكم الناس بشريعة مخالفة للكتاب والسنة مع اعترافه بأن الحق ما في الكتاب والسنة لكنه يرى إلزام الناس بهذا الشريعة شهوة أو لاعتبارات أخرى، هل يكون بفعله هذا كافراً أم لابد أن يُنظر في اعتقاده في هذه المسألة؟

فأجاب: ''... أما في ما يتعلق بالحكم بغير ما أنزل الله؛ فهو كما في كتابه العزيز، ينقسم إلى ثلاثة أقسام: كفر، وظلم، وفسق، على حسب الأسباب التي بُني عليها هذا الحكم، فإذا كان الرجل يحكم بغير ما أنزل الله تبعاً لهواه مع علمه بأن الحق فيما قضى الله به؛ فهذا لا يكفر لكنه بين فاسق وظالم، وأما إذا كان يشرع حكماً عاماً تمشي عليه الأمة يرى أن ذلك من المصلحة وقد لبس عليه فيه فلا يكفر أيضاً، لأن كثيراً من الحكام عندهم جهل بعلم الشريعة ويتصل بمن لا يعرف الحكم الشرعي، وهم يرونه عالماً كبيراً، فيحصل بذلك مخالفة، وإذا كان يعلم الشرع ولكنه حكم بهذا أو شرع هذا وجعله دستوراً يمشي الناس عليه؛ نعتقد أنه ظالم في ذلك وللحق الذي جاء في الكتاب والسنة أننا لا نستطيع أن نكفر هذا، وإنما نكفر من يرى أن الحكم بغير ما أنزل الله أولى أن يكون الناس عليه، أو مثل حكم الله عزوجل فإن هذا كافر لأنه يكذب بقول الله تعالى: ﴿ أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴾ وقوله تعالى: ﴿ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴾.''

فقیہ الزماں علامہ **محمد بن صالح العثیمین** (رحمۃ اللہ علیہ) سے کیسٹ "التحریر فی مسألة التکفیر" میں سوال کیا گیا:

سوال: اگر کوئی حاکم لوگوں کو قرآن وسنت کے خلاف قوانین کا پابند کرتا ہے جبکہ وہ اس بات کا اقراری بھی ہے حق وہی ہے جو کتاب وسنت میں ہے، لیکن باوجود اس کے وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے یا کسی اور غرض سے خود ساختہ شریعت (قوانین) کا انہیں پابند بناتا ہے، تو کیا وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے کافر ہو جائے گا یا (اس حال میں بھی) ضروری ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق اس کے اعتقاد کو دیکھا جائے گا؟[1]

[1] یہ اس لئے بھی پوچھا گیا کیونکہ شیخ (رحمۃ اللہ علیہ) بھی پہلے کسی مخصوص معاملے میں غیر شرعی فیصلے کو تو کفر اکبر نہیں کہتے تھے مگر تشریع عام یعنی ملک میں باقاعدہ ایک دستور بناکر نافذ کئے ہوئے غیر شرعی احکامات پر کفر اکبر کا حکم دیتے تھے، یہ فرما کر کہ کسی حاکم کا انہیں باقاعدہ نافذ کرینا اسے شریعت سے بہتر سمجھنے کی دلیل ہے، مگر الحمدللہ آخر میں انہوں نے اس سے رجوع فرمالیا تھا، جس کی دلیل یہ فتوی ہے۔ (مترجم)

فضیلۃ الشیخ نے جواب میں فرمایا: " ... جہاں تک حکم بغیر ما انزل اللہ کا تعلق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز میں تین اقسام میں تقسیم ہوا ہے: کفر، ظلم اور فسق، ان اسباب کے پیش نظر جن کی بنا پر یہ حکم کیا گیا ہے۔ پس اگر کوئی انسان اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کے علاوہ حکم کرتا ہے اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے جبکہ اسے اس بات کا علم حاصل ہے کہ حق تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے، تو ایسا شخص کافر نہیں بلکہ فاسق اور ظالم کے درمیان ہے، لیکن اگر وہ ایک تشریع عام (عام قوانین ریاست) کے طور پر نافذ کرتا ہے جس پر عوام چلتی ہے اور وہ اپنی دانست میں یہ سمجھتا ہے کہ مصلحت کا یہی تقاضہ ہے اور اس پر امر کو مشتبہ کر دیا گیا ہے تو ایسا شخص بھی کافر نہیں ہوگا۔ کیونکہ بہت سے حکام ایسے ہیں جو شرعی علم سے جاہل ہیں اور جن لوگوں سے یہ بہت بڑا عالم سمجھ کر رابطہ رکھتے ہیں انہیں خود بھی حکم شرعی کا علم نہیں ہوتا نتیجتاً شریعت کی مخالفت ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ شرعی حکم جانتا ہے لیکن پھر بھی ان (وضعی قوانین) کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اسے ایسے دستور یا آئین کی حیثیت دیتا ہے جس پر لوگ کاربند ہوں، تو ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس معاملے میں وہ ظالم ہے۔ مگر اس حق کے وجہ سے جو قرآن وسنت کے ذریعے آیا ہم ایسے شخص کی تکفیر نہیں کر سکتے۔ ہم تو اسی کی تکفیر کر سکتے ہیں جو یہ نظریہ رکھتا ہے کہ لوگوں کے لئے زیادہ لائق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی شریعت کے علاوہ حکم پر چلیں، یا یہ (خود ساختہ قانون) بھی شرعی حکم ہی کی طرح ہے تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان فرامین کو جھٹلانے والا ہے:

(کیا اللہ تعالیٰ تمام حاکموں کا حاکم نہیں ہے) (التین: ۸)

(کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں، یقین رکھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے) (المائدۃ: ۵۰)۔"

[۲۶]- اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء في السعودية

➤ الفتوى رقم (٥٢٣١٠): س: ما حكم من يتحاكم إلى القوانين الوضعية، وهو يعلم بطلانها، فلا يحاربها، ولا يعمل على إزالتها؟

ج: "الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على رسوله، وآله وصحبه؛ وبعد:

الواجب التحاكم إلى كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم عند الاختلاف، قال تعالى: ﴿ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً ﴾، وقال تعالى: ﴿ فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا ﴾. والتحاكم يكون إلى كتاب الله تعالى وإلى سنة الرسول صلى الله عليه وسلم، فإن لم يكن يتحاكم إليها مستحلاً التحاكم إلى غيرهما من القوانين الوضعيه بدافع طمع في مال أو منصب؛ فهو مرتكب معصية، وفاسق فسقاً دون فسق، ولا يخرج من دائرة الإيمان.''

سعودی علماء کمیٹی برائے علمی تحقیقات اور فتاوی کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا:

سوال: اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو اپنے فیصلے وضعی قوانین کے مطابق کرواتا ہے، جبکہ وہ جانتا ہے کہ یہ باطل ہیں، نہ وہ ان کے خلاف بر سرِ پیکار ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے ازالے کے لئے کوئی کوشش کرتا ہے؟

جواب:

"اختلافات کی صورت میں یہ واجب ہے کہ ہم اپنے فیصلے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (ﷺ) کے مطابق کروائیں، اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

(اور اگر تم کسی معاملے میں تنازعہ کا شکار ہو جاؤ تو اسے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف پھیر دو، اگر تم واقعی اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہ سب سے اچھی بات ہے اور انجام کار کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہے)

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(اے محمد (ﷺ) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ ہر گز بھی مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو ہی حاکم و فیصل نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ (ﷺ) ان میں کر دیں اس سے اپنے دلوں میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اور مکمل طور پر سر تسلیم خم کر دیں)

چناچہ یہ ثابت ہوا کہ فیصلے کروانے کے لئے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (ﷺ) کی طرف ہی رجوع کرنا چاہیے۔ اگر وہ ان کے مطابق تحاکم (فیصلے کروانا) نہیں کرتا بلکہ ان کے سوا وضعی قوانین کے مطابق فیصلے کو مال یا منصب کی طمع و لالچ میں (عملی طور پر) استحلال کرتا ہے تو وہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے، اور وہ فسق (اکبر) سے کم تر فسق کا حامل ہے، اور وہ ایمان کے دائرے سے خارج نہیں ہوتا۔"

[۲۷]- العلامة الشيخ عبد المحسن العباد البدر (حفظه الله)

(مدینہ نبویہ کے مشہور محدث اور مدرس جامعہ اسلامیہ و حرم نبوی)

➤ سُئل في المسجد النبوي في درس شرح سنن أبي داود بتاريخ: ١٤٢٠/١١/١٦:

هل استبدال الشريعة الإسلامية بالقوانين الوضعية كفر في ذاته؟ أم يحتاج إلى الاستحلال القلبي والاعتقاد بجواز ذلك؟ وهل هناك فرق في الحكم مرة بغير ما أنزل الله، وجعل القوانين تشريعاً عاماً مع اعتقاد عدم جواز ذلك؟

فأجاب: ''يبدو أنه لا فرق بين الحكم في مسألة، أو عشرة، أو مئة، أو ألف — أو أقل أو أكثر — لا فرق؛ ما دام الإنسان يعتبر نفسه أنه مخطئ، وأنه فعل أمراً منكراً، وأنه فعل معصية، وانه خائف من الذنب، فهذا كفر دون كفر.

وأما مع الاستحلال — ولو كان في مسألة واحدة، يستحل فيها الحكم بغير ما أنزل الله، يعتبر نفسه حلالاً —؛ فإنه يكون كافراً.''

علامہ **شیخ عبدالمحسن العباد البدر** (حفظہ اللہ) سے مسجد نبوی میں درس شرح سنن ابی داؤد کے موقع پر مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

سوال: کیا شریعت اسلامیہ کا وضعی قوانین کے ذریعے استبدال (بدل دینا) فی نفسہ (اپنے آپ میں ہی) ایک کفر ہے؟ یا (اس کے کفر ہونے کے لئے) ضروری ہے کہ استحلال قلبی (دلی طور پر حلال ہونے کا اعتقاد رکھنا) اور اس کے جواز کا اعتقاد رکھا جائے؟ اور کیا اس بات میں فرق ہے کہ وہ یک بار ہی کبھی حکم بغیر ما انزل اللہ کرے یا اسے بطور تشریع عام ایک قانون ہی بنادے اگرچہ وہ اس کے عدم جواز ہی کا قائل کیوں نہ ہو؟

جواب: "ظاہر بات تو یہی ہے کہ کسی ایک مسئلہ میں حکم بغیر ماانزل اللہ کرنا یا کہ دس یا سو مرتبہ کرنا یا اس سے کم و بیش ان سب میں کوئی فرق نہیں جبتک کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ گنہگار ہے اور اس نے ایک منکر عمل و معصیت کی ہے، اور وہ اپنے اس گناہ سے ڈر بھی رہا ہے تو یہ کفر دون کفر ہو گا۔

اور اگر وہ استحلال کرتا ہے خواہ کسی ایک ہی مسئلہ میں کیوں نہ ہو جس میں وہ حکم بغیر ماانزل اللہ کو حلال جانتا ہے، اپنے آپ کو حلال کام کرنے والا سمجھتا ہے، تو اس صورت میں وہ کافر ہو گا۔"

[٢٨]- العلامة الشيخ صالح بن فوزان الفوزان (حفظه الله)

علامہ شیخ صالح بن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ) اپنی مشہور کتاب "کتاب التوحید" باب (٦) میں فرماتے ہیں کہ "ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (المائدہ: ٤٤)

(اور جو اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق حکم فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں)

اس آیت کریمہ نے صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ کسی دوسرے نظام یا قانون کے حکم کو ماننا سراسر کفر ہے۔ لیکن یہ کفر کبھی کفر اکبر ہوتا ہے جس سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور کبھی کفر اصغر ہوتا ہے جس سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اب اس کا فیصلہ کہ اس نے کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہے یا کفر اصغر کا، اس کی حالت کو دیکھ کر کیا جائے گا۔

١- اگر اس شخص کا اعتقاد ہو کہ شریعت کا حکم ماننا واجب نہیں اور اس کو اس میں اختیار حاصل ہے کہ جس کا چاہے حکم مانے یا پھر اللہ تعالی کے حکم و شریعت کی توہین کرتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ دوسری قوانین و نظامہائے زندگی اسلامی شریعت سے بہتر ہیں اور شریعت اسلامی موجودہ دور کے لئے موزوں و لائق نہیں ہے یا پھر کفار و مشرکین کی رضامندی و خوشنودی کے لئے وضعی قوانین و نظام کے دامن میں پناہ لیتا ہے تو یہ کفر اکبر ہے۔

٢- لیکن اگر اس کا اعتقاد ہو کہ اللہ تعالی کی شریعت کو نافذ کرنا فرض ہے اور اس سلسلہ میں اس کو پورا علم بھی ہے، اس کے باوجود اسے وہ نافذ نہیں کرتا ہے لیکن اس کے پاداش میں اپنے آپ کو مستحق سزا بھی سمجھتا ہے تو ایسا شخص گنہگار اور کافر ہو گا مگر اس کا کفر کفرِ اصغر ہو گا۔

۳-اور اگر ایک شخص شریعت سے ناواقف ہے اور اسے معلوم کرنے کے لئے اپنی امکان بھر محنت و کوشش کرتا ہے پھر وہ غلط فیصلہ دے دیتا ہے تو ایسے شخص کو خاطی یا خطاکار کہا جائے گا۔اس کی محنت و کوشش اور اجتہاد کا حسن نیت کی وجہ سے ایک اجر ملے گا۔اور اس کی غلطی کو معاف کر دیا جائے گا۔" [شیخ کا کلام ختم ہوا]

اور اس کے علاوہ بھی بہت سے اقوال ہیں، حق کے متلاشی کے لئے جتنا بیان کر دیا ہے ان شاء اللہ کافی ہو گا۔اور جہاں تک اس آیت کا ظاہر معنی لے کر مسلمان کی حکم بغیر ما انزل اللہ پر مطلقاً تکفیر کرنے کا تعلق ہے تو تفسیر المنار میں ہے۔

"أما ظاهر الآية فلم يقل به أحد من آئمة الفقه المشهورين،بل لم يقل به أحد قط۔"

(جہاں تک آیت کا ظاہر معنی لینے کا تعلق ہے، مشہور آئمہ فقہ میں سے کسی نے بھی اس کا ظاہر معنی نہیں لیا، بلکہ کسی نے بھی کبھی اس کا ظاہر معنی نہیں لیا)۔[1]

ایک فکر انگریز واقعہ

روایت کیا جاتا ہے کہ خوارج میں سے ایک شخص خلیفہ مأمون کے پاس حاضر ہوا:

"مامون نے کہا: کس چیز نے تمہیں ہمارے خلاف (بغاوت پر) ابھارا ہے؟

خارجی: قرآن کریم کی ایک آیت نے۔

مامون: اچھا، وہ کون سی آیت ہے؟

خارجی: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾

مامون: کیا تجھے علم ہے کہ یہ آیت (اللہ کی طرف سے) نازل ہوئی ہے؟

خارجی: بالکل۔

مامون: کیا دلیل ہے تمہاری؟

[1] "تفسير المنار": (٣٠٦/٦).

خارجی: اجماع امت۔

مامون: بس پھر جسطرح تو اس کے نازل ہونے کے بارے میں ان کے اجماع سے راضی ہے، بالکل اسی طرح اس کی (صحیح) تأویل (تفسیر) کے بارے میں بھی ان کے اجماع سے راضی ہو جا۔

خارجی: (بات کو سمجھ گیا اور کہا) واقعی آپ نے سچ فرمایا۔ السلام علیک یا امیر المؤمنین[1]۔"

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ اس خارجی کی طرح موجودہ خوارج و تکفیریوں کو بھی یہ بات سمجھ میں آجائے اور وہ حق کی جانب رجوع کر لیں۔ (آمین)

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

[1] اس خبر کو خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد": (۱۸۶/۱۰)، اور سیوطی نے "تاریخ الخلفاء": (۲۹۶-۲۹۷) اسی طرح ذہبی نے "سیر أعلام النبلاء": (۲۸۰/۱۰) میں روایت کیا۔